علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ میرا ایک دوست بنی امیہ کی حکومت کے کاتبوں میں سے تھا۔ ایک دن اس نے مجھ سے کہا کہ تم امام جعفر صادق علیہ السلام سے میری ملاقات کرادو۔

میں نے امام علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا، امامؑ نے فرمایا کہ تم اسے یہاں لے آؤ۔

میں اسے لے کر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے امامؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان میں اُن (بنی امیہ کے) لوگوں کا ملازم رہا ہوں اور میں نے اپنی ملازمت کے ذریعے سے بے بہا دولت کمائی ہے اور میں نے حلال و حرام کی تمیز نہیں کی تھی۔

امامؑ نے فرمایا: سچ کہتے ہو۔ اگر بنی امیہ کو ایسے آدمی نہ ملتے جو ان کے کاتب بنیں اور ان کیلئے خراج اکٹھا کریں اور ان کے لیے جنگ میں حصہ لیں تو انہیں ہمارے حقوق چھیننے کی جرات ہی

نہ ہوتی۔ اگر لوگ بنی امیہ کو خراج نہ دیتے تو ان کے پاس عام انسانوں کے برابر ہی دولت ہوتی۔

پھر اس شخص نے کہا: کیا اس سے نکلنے اور عہدہ بر آ ہونے کی آپؑ کے پاس کوئی ترکیب موجود ہے؟

امامؑ نے فرمایا: اگر میں بتادوں تو کیا تم بھی اس پر عمل کروگے؟

اس نے عرض کیا: ضرور عمل کروں گا۔

آپؑ نے فرمایا: اب تک تم نے جو مال کمایا ہے سب نکال دو اور جس مال کا مالک معلوم ہو وہ اس تک پہنچادو اور جس کا مالک معلوم نہ ہو وہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دو۔ **اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں۔**

امامؑ کا فرمان سن کر وہ شخص کچھ دیر تک گردن جھکا کر سوچتا رہا۔ پھر اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان میں آپؑ کے فرمان پر عمل کروں گا۔

علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ جوان ہمارے ساتھ کوفہ آیا اور اس نے گھر پہنچ کر اپنا تمام مال و اسباب حتیٰ کہ اپنے جسم کا لباس بھی تصدق کر دیا۔ ہم نے چندہ جمع کر کے اس کے لیے لباس خرید کر اسے پہنایا اور اخراجات کیلئے اسے کچھ رقم دی۔

چند ماہ بعد وہ جوان بیمار ہوا۔ ہم اس کی عیادت کیلئے جاتے رہے۔ ایک دن پہنچے تو اس پر نزع کا عالم طاری تھا۔ پھر اسے تھوڑا سا افاقہ ہوا تو اس نے آنکھ کھول کر دیکھا اور مجھ سے کہا: **علی! خدا**

کی قسم تمہارے امامؑ نے اپنا وعدہ وفا کر دیا۔ اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی، یہاں سے فارغ ہو کر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ دیکھ کر فرمایا: **اے علی! ہم نے تمہارے دوست سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے۔**

میں نے کہا: آپؑ نے سچ فرمایا، اس نے بھی اپنی موت کے وقت اس کی تصدیق کر دی تھی۔

(مدینۃ المعاجز، معجزاتِ آلِ محمدؐ، جلد 3، صفحہ 63)